باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED مستونگ اور گوادر سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

روزنامہ عصرِ نو مستونگ

Reg # 190-C
Daily ASR-E-NAU Mastung
Member APNS/CPNE

قیمت 10 روپے

Daily.asrenau@gmail.com

جلد نمبر 27 | جمعرات 5 نومبر 2026ء | 24 جمادی الاوّل 1448ھ | صفحات 6 | شمارہ نمبر 257

پاکستان نئے مالی سال میں ایف اے ٹی ایف کی گرے لسٹ سے نکلنے کی کوشش کرے گا

وفاقی کابینہ میں پیش

بلوچستان کے ترقیاتی بجٹ میں 160 ارب روپے کا اضافہ، 3 نئے اضلاع کا قیام

آئی ایم ایف کی رپورٹ پر بجلی کے نرخوں میں ممکنہ اضافہ

ڈالر کی اڑان، روپیہ پھر دباؤ میں

اسٹاک مارکیٹ میں بڑی گراوٹ، 1200 پوائنٹس کا نقصان

ایران کا امریکی اثاثوں پر حملے کا انتباہ، خطے میں کشیدگی بڑھنے کا خدشہ

ٹرمپ کا ایران پر نئی پابندیوں کا اعلان، تیل برآمد کرنے والی کمپنیاں نشانے پر

اسرائیل کا غزہ میں جنگ بندی کی خلاف ورزی، 12 فلسطینی شہید

یوکرین کا روس پر ڈرون حملوں کا الزام، ماسکو کی تردید

بھارت میں ہندو انتہا پسندوں کا مسلمان تاجر پر تشدد، ویڈیو وائرل

آسٹریلیا میں سڈنی کے ساحل پر شارک حملے، ایک شخص جاں بحق

ٹی ٹوئنٹی سیریز: پاکستان نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کر لیا

پی ایس ایل کے نئے سیزن کا شیڈول جاری، فائنل 25 مارچ کو ہوگا

سونے کی قیمت میں تاریخی اضافہ، فی تولہ بھاؤ 13900 روپے تک پہنچ گیا

ڈالر کے مقابلے میں روپیہ مزید کمزور، انٹربینک ریٹ 283 روپے 40 پیسے

کراچی میں ٹریفک جام، شہری گھنٹوں سڑکوں پر پھنسے رہے

ملک بھر میں آج بھی بارش کا امکان، محکمہ موسمیات کا الرٹ جاری

پاکستان کرکٹ بورڈ کا نئے سیزن کے میچز کے ٹکٹوں کی قیمتوں میں کمی کا اعلان

ایشیا کپ کے میچ ریفری کی تبدیلی پر بھارت کا احتجاج، آئی سی سی نے مسترد کر دیا

ABC CERTIFIED
روزنامہ عصر نو
Daily ASR-E-NAU
Mastung
چیف ایڈیٹر و پبلشر سیدہ زہرہ بخاری نے الکریم پرنٹنگ پریس سرباب روڈ کوکانی بابا اسٹاپ سے چھپوا کر پوسٹ آفس چیل روڈ نزد ٹیلیفون ہسپتال کوئٹہ سے شائع کیا
فون نمبر 081-2838044
فیکس نمبر 081-2821634
موبائل 0333-7833611

پاک چین آہنی دوستی

چین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے بین الاقوامی محکمے (آئی ڈی سی پی سی) کے وزیر لیو ہائی شینگ نے وفد کے ہمراہ وزیراعظم شہباز شریف، نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر اسحاق ڈار اور چیف آف آرمی سٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں دونوں ممالک کے درمیان ہر موسم میں آزمودہ اور وزیر خارجہ سینیٹر اسحاق ڈار اور چیف آف لیو ہائی شینگ نے کہا کہ پاکستان اور چین کی آہنی دوستی باہمی اعتماد، احترام اور دونوں ممالک کے عوام کے درمیان گہرے روابط پر استوار ہے اور یہ تاریخی و آزمودہ تعلقات ہر آزمائش پر پورے اترے ہیں۔ اپنی تزویراتی تعاون پر مبنی شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے اور اعلیٰ سطح کے مسلسل روابط برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ وزیراعظم سے ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا اور دوطرفہ و کثیرالجہتی فورموں پر قریبی رابطے اور تعاون جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ وزیراعظم نے چین کے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور چین کی آہنی دوستی باہمی اعتماد، احترام اور دونوں ممالک کے عوام کے درمیان گہرے روابط پر استوار ہے اور یہ تاریخی و آزمودہ تعلقات ہر آزمائش پر پورے اترے ہیں۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے اور اعلیٰ سطح کے مسلسل سیاسی روابط اور دونوں ممالک کی سیاسی جماعتوں کے درمیان وفود کے تبادلوں کی اہمیت پر زور دیا اور سیاسی قیادت کے درمیان ادارہ جاتی روابط کے فروغ میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے بین الاقوامی محکمے کے کردار کو سراہا۔ انہوں نے تجارت، سرمایہ کاری، علاقائی روابط، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اتھارٹیشن ٹیکنالوجی اور زرعی شعبے میں جدت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لئے دونوں ممالک کی مشترکہ خواہش کو بھی سراہا۔ لیو ہائی شینگ نے چین کی قیادت کی جانب سے وزیراعظم کے لئے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا اور دیرینہ دوستی کو مزید گہرا کرنے کے چین کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے اعلیٰ سطح کے روابط اور سیاسی جماعتوں کے مابین تبادلہ خیال میں ہونے والی پیشرفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ جنرل ہیڈ کوارٹر (جی ایچ کیو) فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے ہونے والی ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور، علاقائی اور عالمی سلامتی کی بدلتی صورتحال اور دونوں ممالک کے درمیان تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر غور کیا گیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق دونوں شخصیات نے تاریخی اور آزمودہ تزویراتی شراکت داری کو مستحکم کرنے، اعلیٰ سطح کے مسلسل روابط اور ادارہ جاتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور باہمی دلچسپی کے تمام شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا۔ فیلڈ مارشل عاصم منیر نے چین کی قیادت اور عوام کو پاکستان کے 25 کروڑ افراد کی جانب سے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا جس کا چینی وزیر خارجہ وانگ ای کی جانب سے وزیراعظم کو پیغام پہنچایا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے علاقائی امن اور استحکام کے فروغ کے لئے پاکستان کی خدمات کا اعتراف کیا۔ نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار سے ملاقات میں لیو ہائی شینگ نے چین کے وزیر خارجہ وانگ ای کی جانب سے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا جس کا پاک چین تعلقات گزشتہ 75 برس سے باہمی اتحاد، احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر استوار ہیں۔ دونوں ممالک کی دوستی محض سفارتی اور دفاعی تعاون تک محدود نہیں بلکہ وقت کے ساتھ معاشی شراکت داری کی مضبوط شکل بھی اختیار کر چکی ہے۔

لاڈلے کما ؤپوت

لاہور میں ایک ٹی وی چینل کا رپورٹر ٹریفک وارڈن سے پوچھ رہا تھا اس نے موٹر سائیکل سوار کا موبائل فون کیوں لیا۔ اردگرد جو ہم اکٹھا تھا اور لوگ کہہ رہے تھے ٹریفک وارڈن نے تشدد بھی کیا ہے۔ آگے سے وارڈن صاحب بھی تگڑے تھے۔ بولے تم کس کی اجازت سے میری ویڈیو بنا رہے ہو، حالانکہ چہرے پر ماسک بھی چڑھا رکھا تھا۔ رپورٹر نے کہا آپ پبلک پلیس پر کھڑے ہیں اور یہ عوامی معاملہ ہے، اس لئے رپورٹنگ کرنا میرا حق ہے۔ پھر رپورٹر نے سی ٹی او کو کیمرے کی طرف دیکھ کر مخاطب کرتے ہوئے کہا، دیکھ لیں آپ کا وارڈن کتنی بدتمیزی اور لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر وارڈن بھی کہاں چوکنے والا تھا۔ اس نے کہانی کا رخ تبدیل کیا اور کہا میں تمہاری بلیک میلنگ میں نہیں آؤں گا۔ تم روزانہ بچے سے پیسے لینے آجاتے ہو۔ اس پر رپورٹر نے وہاں موجود درجنوں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وارڈن زیادتی اور بدمعاشی کر رہا ہے کہ نہیں، سب نے مشترکہ آواز نکالی بہت بہت بدتمیز ہے۔ بات آگے بھی بڑھی ہوگی، لیکن میں نے جو ویڈیو کلپ دیکھا وہ اتنا ہی تھا۔ مجھے اس ویڈیو کو دیکھ کر اپنی زندگی میں گزرے کئی صحافتی واقعات یاد آ گئے۔ یہ بہت پرانا حربہ ہے کہ کوئی فراڈیا، ملاوٹ کرنے والا، رشوت خور اور عوام کو تنگ کر کے پیسے نکلوانے والا سرکاری یا غیر سرکاری بندہ یہ الزام ضرور لگاتا ہے کہ رپورٹر مجھے بلیک میل کیسے کر سکتا ہے، حالانکہ چہرے پر ماسک بھی چڑھا رکھا تھا۔ رپورٹر نے کہا آپ پبلک پلیس پر کھڑے ہیں اور یہ عوامی معاملہ ہے، اس لئے رپورٹنگ کرنا میرا حق ہے۔ پھر رپورٹر نے سی ٹی او کو کیمرے کی طرف دیکھ کر مخاطب کرتے ہوئے کہا، دیکھ لیں آپ کا وارڈن کتنی بدتمیزی اور لوگوں کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر وارڈن بھی کہاں چوکنے والا تھا۔ اس نے کہانی کا رخ تبدیل کیا اور کہا میں تمہاری بلیک میلنگ میں نہیں آؤں گا۔ تم روزانہ بچے سے پیسے لینے آجاتے ہو۔ اس پر رپورٹر نے وہاں موجود درجنوں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وارڈن زیادتی اور بدمعاشی کر رہا ہے کہ نہیں، سب نے مشترکہ آواز نکالی بہت بہت بدتمیز ہے۔ بات آگے بھی بڑھی ہوگی، لیکن میں نے جو ویڈیو کلپ دیکھا وہ اتنا ہی تھا۔ مجھے اس ویڈیو کو دیکھ کر اپنی زندگی میں گزرے کئی صحافتی واقعات یاد آ گئے۔ یہ بہت پرانا حربہ ہے کہ کوئی فراڈیا، ملاوٹ کرنے والا، رشوت خور اور عوام کو تنگ کر کے پیسے نکلوانے والا سرکاری یا غیر سرکاری بندہ یہ الزام ضرور لگاتا ہے کہ رپورٹر مجھے بلیک میل کیسے کر سکتا ہے، حالانکہ چہرے پر ماسک بھی چڑھا رکھا تھا۔ میں نے ایک پٹاری کی بھی ایسی ہی باتیں ایک دور میں سنیں، جو اپنے زمانے کا کرپشن کنگ مشہور تھا اور اس نے اپنے پٹوار خانے میں ایک درجن سے زائد منشی رکھے ہوئے تھے۔ وہ راجہ کی طرح ایک طرف بحیرہ کارکا ریشہ تھا۔ کوئی فریکلیت، کوئی جائیداد سے متعلق کاغذ رشوت کے بغیر جاری نہیں کرتا تھا۔ افسروں کی بھی بہت بہتات میں نے جو دیکھی اپنی زندگی کے بعض گوشوں کا علم انہی محققین کی وساطت سے ہوتا ہے۔ اس محقق کی ایک ذیلی قسم بھی ہے جس کے ماہرین پہلی ملاقات ہی میں اپنا تحقیقی کام شروع کر دیتے ہیں۔ ابھی آپ نے سلام وعلیکم کی نہیں ہوتی کہ سوالات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ آپ کے کتنے بچے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ شادی شدہ ہیں یا ابھی پڑھ رہے ہیں؟ کس اسکول میں پڑھتے ہیں؟ اب بندہ حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ جناب والا! ابھی تو ہماری پہلی ملاقات ہے۔ آپ نے تو تعارف سے پہلے ہی میری اگلی دو نسلوں کا مستقبل جاننے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ آخر میرے بچوں کے تعلیمی، معاشی اور ازدواجی معاملات سے آپ کی تحقیق کا کیا تعلق ہے؟ لیکن ان محققین کا عجب عالم ہے۔ یہ بہت وسیع القلب لوگ ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی کے معاملات سے زیادہ دوسروں کی زندگی کے معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں اپنی پریشانیوں سے فرصت ملے نہ ملے۔ دوسروں کے حالات پر نظر رکھنے کے لیے وقت ہمیشہ دستیاب ہوتا ہے۔ مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کی تحقیق میں تصدیق کا مرحلہ بالکل اختیاری ہوتا ہے۔ کسی نے کچھ کہا۔ کسی نے کچھ سنا۔ کسی نے کسی سے سنا۔ اور بس خبر مصدقہ ہو گئی۔ حوالہ پوچھنے کی جسارت نہ کیجیے گا۔ کیونکہ ان کا سب سے مضبوط حوالہ یہی ہوتا ہے کہ ”مجھے کسی نے بتایا ہے اور وہ بھی بہت معتبر ذرائع سے۔“ اب ان معتبر ذرائع کی شناخت پوچھنا ایک الگ قسم کی بدتمیزی شمار ہوتی ہے۔ تحقیق کا یہ زاویہ بعض اوقات اس قدر آگے نکل جاتا ہے کہ اس کے لیے دردر پھرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ حضرات فون پر سند بھی چاہتے ہیں۔ معلومات جمع کرنے سے لے کر ان کی تصدیق اور ترسیل تک سب کچھ فون پر ہی طے پا جاتا ہے۔ بعض محققین تو غیر ملکی طور پر دوسروں کو ڈرانے دھمکانے، اپنی بات منوانے اور اس بات پر مجبور کرنے کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں کہ ان کی اور ان کے پورے خاندان کی عزت کی جائے۔ گویا عزت بھی اب باہمی احترام اور کردار سے نہیں، بلکہ فون پر ملنے ہونے والی دھمکیوں اور دباؤ سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کسی کے بچوں، گھر، شادی، آمدنی، تعلیم اور نجی معاملات کے بارے میں غیر ضروری تجسس کو اگر ہم تحقیق کا نام دے لیں تو پھر تحقیق اور مداخلت میں فرق ہی باقی نہیں رہے گا۔ مگر ہمارے ان محققین کا اصول ہے کہ معلومات کی ترسیل میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ تصدیق بعد میں ہوتی رہے گی۔ پہلے خبر آگے پہنچانا ضروری ہے۔ تحقیق کی نظر سے آخر کو ہم نے دیکھا اکثر یہی مال والے کم ہیں کمال والے

لسی، کانی، اچار اور چار

وہ گھر کی پہلی اولاد کی اولاد تھا۔ پہلی اولاد کی پہلی اولاد نرینہ اولاد تھا۔ بیٹی کے ہاں بچے ہوئے تھے۔ زیادہ دیر زندہ نہ رہ پائے تھے۔ وہ بچپن میں چڑی کا بوٹ تھا۔ کمزور تھا۔ سچ نکلا تھا۔ والد خوش عقیدہ تھے۔ فیاں سنتا، اس فقیر کے قابل ہو گئے تھے جس نے بچے کی لمبی عمری مشروط پیش گوئی کی تھی۔ فقیر نے کہہ کر بچے کے جسم سے لگا کے کیا تھا کہ تیر نظر رکھنے کی تاکید کی تھی۔ بچہ اتنا کمزور تھا، سب نے بچے پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ حکیم نے بھی۔ ماں، دادی ماں، خالہ ماں، ہر طرح کی ماں نے ہر وقت نظر رکھی ہوئی تھی۔ کیوتر لایا گیا۔ بچے کے جسم سے لگایا گیا۔ ساڈی لئی اڈاری۔ کیوتر کی لمبی اڈاری کے لیے بچہ دوڑا گیا۔ فقیر نے کہا تھا، اگر کیوتر اڑتا گیا، حد نظر میں کہیں نہ بیٹھا تو پھر لمبی عمر پائے گا، نیک نامی کمائے گا۔ نیک نامی تو مستقبل کا حصہ تھی۔ بچے کی لمبی عمر موجودہ دور کا قصہ تھی۔ بچہ ڈل سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ خیالی کے گاؤں چٹیوں میں جاتا تھا۔ فطلسی کی فرمائش کرتا تھا۔ اچار کی فرمائش کرتا تھا۔ لسی اور اچار کے عاشق کے دچار ہوئے تھے۔ سدا عجب ہی دی ہے۔ وہ ہمیشہ وقت کا پابند رہا۔ کہنے والے کہتے ہیں، لوگ وقت پر بلا لیتے ہیں، مگر حق بھی موجود نہیں ہوتے۔ اس نے اپنی خونہ بدلی۔ شہر میں گھر کے ساتھ ریلے ٹریک تھا۔ وہ ٹریک کے قریب جا کر بیٹھ جاتا۔ ٹرین کی آواز سنتا۔ پیسہ پنڑی پر رکھ دیتا۔ پیسہ متلاشی بن جاتا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ خلقت کچھ بھی کہتی، وہ معمولی معمولی باتوں پر خوش ہو جاتا۔ بارش دولت کی، بارش میں بھیگنا نعمت لگتا، بات بات پر خالق کا شکر ادا کرتا، سجدے کرتا۔ تھینک یو کہتا۔ زیادہ دیر زندہ نہ رہ پائے تھے۔ وہ بچپن میں چڑی کا بوٹ تھا۔ کمزور تھا۔ سچ نکلا تھا۔ والد خوش عقیدہ تھے۔ فیاں سنتا، اس فقیر کے قابل ہو گئے تھے جس نے بچے کی لمبی عمری مشروط پیش گوئی کی تھی۔ فقیر نے کہہ کر بچے کے جسم سے لگا کے کیا تھا کہ تیر نظر رکھنے کی تاکید کی تھی۔ بچہ اتنا کمزور تھا، سب نے بچے پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ حکیم نے بھی۔ ماں، دادی ماں، خالہ ماں، ہر طرح کی ماں نے ہر وقت نظر رکھی ہوئی تھی۔ کیوتر لایا گیا۔ بچے کے جسم سے لگایا گیا۔ ساڈی لئی اڈاری۔ کیوتر کی لمبی اڈاری کے لیے بچہ دوڑا گیا۔ فقیر نے کہا تھا، اگر کیوتر اڑتا گیا، حد نظر میں کہیں نہ بیٹھا تو پھر لمبی عمر پائے گا، نیک نامی کمائے گا۔ نیک نامی تو مستقبل کا حصہ تھی۔ بچے کی لمبی عمر موجودہ دور کا قصہ تھی۔ بچہ ڈل سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ خیالی کے گاؤں چٹیوں میں جاتا تھا۔ فطلسی کی فرمائش کرتا تھا۔ اچار کی فرمائش کرتا تھا۔ لسی اور اچار کے عاشق کے دچار ہوئے تھے۔ سدا عجب ہی دی ہے۔ وہ ہمیشہ وقت کا پابند رہا۔ کہنے والے کہتے ہیں، لوگ وقت پر بلا لیتے ہیں، مگر حق بھی موجود نہیں ہوتے۔ اس نے اپنی خونہ بدلی۔ شہر میں گھر کے ساتھ ریلے ٹریک تھا۔ وہ ٹریک کے قریب جا کر بیٹھ جاتا۔ ٹرین کی آواز سنتا۔ پیسہ پنڑی پر رکھ دیتا۔ پیسہ متلاشی بن جاتا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ خلقت کچھ بھی کہتی، وہ معمولی معمولی باتوں پر خوش ہو جاتا۔ بارش دولت کی، بارش میں بھیگنا نعمت لگتا، بات بات پر خالق کا شکر ادا کرتا، سجدے کرتا۔ تھینک یو کہتا۔ زیادہ دیر زندہ نہ رہ پائے تھے۔ وہ بچپن میں چڑی کا بوٹ تھا۔ کمزور تھا۔ سچ نکلا تھا۔ والد خوش عقیدہ تھے۔ فیاں سنتا، اس فقیر کے قابل ہو گئے تھے جس نے بچے کی لمبی عمری مشروط پیش گوئی کی تھی۔ فقیر نے کہہ کر بچے کے جسم سے لگا کے کیا تھا کہ تیر نظر رکھنے کی تاکید کی تھی۔ بچہ اتنا کمزور تھا، سب نے بچے پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ حکیم نے بھی۔ ماں، دادی ماں، خالہ ماں، ہر طرح کی ماں نے ہر وقت نظر رکھی ہوئی تھی۔ کیوتر لایا گیا۔ بچے کے جسم سے لگایا گیا۔ ساڈی لئی اڈاری۔ کیوتر کی لمبی اڈاری کے لیے بچہ دوڑا گیا۔ فقیر نے کہا تھا، اگر کیوتر اڑتا گیا، حد نظر میں کہیں نہ بیٹھا تو پھر لمبی عمر پائے گا، نیک نامی کمائے گا۔ نیک نامی تو مستقبل کا حصہ تھی۔ بچے کی لمبی عمر موجودہ دور کا قصہ تھی۔ بچہ ڈل سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ خیالی کے گاؤں چٹیوں میں جاتا تھا۔ فطلسی کی فرمائش کرتا تھا۔ اچار کی فرمائش کرتا تھا۔ لسی اور اچار کے عاشق کے دچار ہوئے تھے۔ سدا عجب ہی دی ہے۔ وہ ہمیشہ وقت کا پابند رہا۔ کہنے والے کہتے ہیں، لوگ وقت پر بلا لیتے ہیں، مگر حق بھی موجود نہیں ہوتے۔ اس نے اپنی خونہ بدلی۔ شہر میں گھر کے ساتھ ریلے ٹریک تھا۔ وہ ٹریک کے قریب جا کر بیٹھ جاتا۔ ٹرین کی آواز سنتا۔ پیسہ پنڑی پر رکھ دیتا۔ پیسہ متلاشی بن جاتا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ خلقت کچھ بھی کہتی، وہ معمولی معمولی باتوں پر خوش ہو جاتا۔ بارش دولت

سیف اللہ بھٹی

پاتنا۔ بولنے والے طوطے بیسٹ فرینڈ تھے۔ اک طوطے کی موت پر آج تک سوگ مناتا ہے۔ اپنی زمین سے سچا ناتا ہے۔ آبائی شہر آج بھی متاطیس لگتا ہے۔ ماں، دادی ماں، خالہ ماں، ہر طرح کی ماں نے ہر وقت نظر رکھی ہوئی تھی۔ کیوتر لایا گیا۔ بچے کے جسم سے لگایا گیا۔ ساڈی لئی اڈاری۔ کیوتر کی لمبی اڈاری کے لیے بچہ دوڑا گیا۔ فقیر نے کہا تھا، اگر کیوتر اڑتا گیا، حد نظر میں کہیں نہ بیٹھا تو پھر لمبی عمر پائے گا، نیک نامی کمائے گا۔ نیک نامی تو مستقبل کا حصہ تھی۔ بچے کی لمبی عمر موجودہ دور کا قصہ تھی۔ بچہ ڈل سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ خیالی کے گاؤں چٹیوں میں جاتا تھا۔ فطلسی کی فرمائش کرتا تھا۔ اچار کی فرمائش کرتا تھا۔ لسی اور اچار کے عاشق کے دچار ہوئے تھے۔ سدا عجب ہی دی ہے۔ وہ ہمیشہ وقت کا پابند رہا۔ کہنے والے کہتے ہیں، لوگ وقت پر بلا لیتے ہیں، مگر حق بھی موجود نہیں ہوتے۔ اس نے اپنی خونہ بدلی۔ شہر میں گھر کے ساتھ ریلے ٹریک تھا۔ وہ ٹریک کے قریب جا کر بیٹھ جاتا۔ ٹرین کی آواز سنتا۔ پیسہ پنڑی پر رکھ دیتا۔ پیسہ متلاشی بن جاتا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ خلقت کچھ بھی کہتی، وہ معمولی معمولی باتوں پر خوش ہو جاتا۔ بارش دولت کی، بارش میں بھیگنا نعمت لگتا، بات بات پر خالق کا شکر ادا کرتا، سجدے کرتا۔ تھینک یو کہتا۔ زیادہ دیر زندہ نہ رہ پائے تھے۔ وہ بچپن میں چڑی کا بوٹ تھا۔ کمزور تھا۔ سچ نکلا تھا۔ والد خوش عقیدہ تھے۔ فیاں سنتا، اس فقیر کے قابل ہو گئے تھے جس نے بچے کی لمبی عمری مشروط پیش گوئی کی تھی۔ فقیر نے کہہ کر بچے کے جسم سے لگا کے کیا تھا کہ تیر نظر رکھنے کی تاکید کی تھی۔ بچہ اتنا کمزور تھا، سب نے بچے پر نظر رکھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ حکیم نے بھی۔ ماں، دادی ماں، خالہ ماں، ہر طرح کی ماں نے ہر وقت نظر رکھی ہوئی تھی۔ کیوتر لایا گیا۔ بچے کے جسم سے لگایا گیا۔ ساڈی لئی اڈاری۔ کیوتر کی لمبی اڈاری کے لیے بچہ دوڑا گیا۔ فقیر نے کہا تھا، اگر کیوتر اڑتا گیا، حد نظر میں کہیں نہ بیٹھا تو پھر لمبی عمر پائے گا، نیک نامی کمائے گا۔ نیک نامی تو مستقبل کا حصہ تھی۔ بچے کی لمبی عمر موجودہ دور کا قصہ تھی۔ بچہ ڈل سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ خیالی کے گاؤں چٹیوں میں جاتا تھا۔ فطلسی کی فرمائش کرتا تھا۔ اچار کی فرمائش کرتا تھا۔ لسی اور اچار کے عاشق کے دچار ہوئے تھے۔ سدا عجب ہی دی ہے۔ وہ ہمیشہ وقت کا پابند رہا۔ کہنے والے کہتے ہیں، لوگ وقت پر بلا لیتے ہیں، مگر حق بھی موجود نہیں ہوتے۔ اس نے اپنی خونہ بدلی۔ شہر میں گھر کے ساتھ ریلے ٹریک تھا۔ وہ ٹریک کے قریب جا کر بیٹھ جاتا۔ ٹرین کی آواز سنتا۔ پیسہ پنڑی پر رکھ دیتا۔ پیسہ متلاشی بن جاتا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ خلقت کچھ بھی کہتی، وہ معمولی معمولی باتوں پر خوش ہو جاتا۔ بارش دولت

مصدقہ وغیر مصدقہ معلومات

تحقیق کے کچھ ایسے شعبے بھی ہیں۔ جن کا ذکر نصاب میں نہیں ملتا۔ اور تحقیق کی کچھ ایسی جدید اور خودساختہ اصناف بھی ہیں۔ جن سے شاید بڑے بڑے تحقیقی ادارے بھی ناواقف ہیں۔ مثلاً ایک تحقیق وہ ہوتی ہے جس کے لیے کتابوں اور حوالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری وہ جو انٹرویوز اور مشاہدات کے ذریعے مکمل ہوتی ہے۔ لیکن ایک تیسری قسم بھی ہے جسے ہم ”گلی محلے کی زبانی تحقیق“ کہہ سکتے ہیں۔ یہ تحقیق اتنی وسیع، ہمہ گیر اور تیز رفتار ہوتی ہے کہ اس کے سامنے جدید ترین ڈیٹا بیس بھی پانی بھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس شعبے کے محققین کی خاص بات یہ ہے کہ ان کے پاس نہ کوئی دفتر ہوتا ہے، نہ کوئی فائل، نہ کوئی رجسٹر۔ مگر انہیں پوری دنیا کا مکمل ڈیٹا ازبر ہوتا ہے۔ کس گھر میں کتنے بچے ہیں۔ کس کی بیٹی کی شادی کب ہوئی۔ کس کے گھر میں کس مضمون میں داخلہ لیا۔ کس کے گھر مہمان آئے۔ کس کے ہاں رشتہ آیا اور کس کا رشتہ واپس چلا گیا۔ جی، یہ بعض محققین کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فلاں گھر میں آج سالن کیا پکا تھا اور اس میں نمک کتنا تھا۔ یہ مواد سوشل میڈیا سے بھی مل جاتا ہے۔ تاہم وسیع تناظر میں یہ معلومات کہاں سے آئی ہیں۔ اس بارے تحقیق تا حال جاری ہے۔ ان محققین کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ جس کے لیے کتابوں اور حوالوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری وہ

ABC CERTIFIED
روزنامہ عصر نو
Daily ASR-E-NAU Mastaung
مستونگ

گندم کی کاشت کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، ماہرین

ژوب، محکمہ زراعت کے زیر اہتمام گندم کی پیداواری ٹیکنالوجی پر تربیتی ورکشاپ، کاشتکاروں کو جدید طریقہ کاشت کی تربیت

پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود ہر سال گندم درآمد کرنے پر مجبور ہے، جس کی ایک بڑی وجہ پیداوار اور شرحِ بریوات کے درمیان فرق ہے، کہ کاشتکار گندم کی کاشت ترک کر کے لہسن سمیت دیگر فصلوں کی جانب راغب ہو رہے ہیں

ژوب (اپنا نامہ نگار) محکمہ زراعت کے زیر اہتمام ایگریکلچر ایکسٹینشن ایجنٹس کو جدید طریقہ کاشت کی تربیت دینے کے لیے گندم کی کاشت فروغ دینا ضروری، تصدیق شدہ بیج اور بروقت کاشت یقینی بنائیں

احمد خان ایس سروس ٹریننگ بلوچستان کوئٹہ ڈپٹی ڈائریکٹرز ژوب کامران اسحاق ایڈ جمال خان مندوخیل اور ریسرچ آفیسران عبدالغفار، ڈاکٹر عبدالعلیم اور دیگر نے زمینداروں اور کاشتکاروں کو گندم کی اہمیت، ضرورت اور جدید طریقہ کاشت کے حوالے سے تربیت فراہم کی اس موقع پر انہوں نے مختلف شعبوں کا معائنہ کرتے ہوئے دفتری امور، سرکاری ریکارڈ، انتظامی معاملات اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر بلوچستان کوئٹہ محمد انور خان کھیتران اور ٹیم نے مختلف شعبوں کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف شعبوں کے معائنہ کرتے ہوئے دفتری امور، سرکاری ریکارڈ، انتظامی معاملات اور عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے مختلف برانچوں میں تعینات افسران اور عملے سے تفصیلی ملاقات کی اور ان سے متعلقہ شعبوں کی کارکردگی، ذمہ داریوں اور روزمرہ دفتری امور کے حوالے سے بریفنگ حاصل کی۔ انہوں نے دفتری نظم و ضبط، عملے کی حاضری، سرکاری امور کی بروقت تکمیل اور عوامی شکایات کے ازالے سے متعلق امور کا بھی

بقیہ نمبر 6 صفحہ نمبر 8پر

جو نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات کی خوراک کا بھی غذائی تحفظ، معیشت اور روزگار سے بھی وابستہ ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہونے کے باوجود ہر سال گندم درآمد کرنے پر مجبور ہے، جس کی ایک بڑی وجہ متاثر ہونے اور غذائی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے معیاری جان لوری سے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ شماری کو ضلع کوٹ سے بڑا ذریعہ مائد کروہ سخت پابندیوں کے باعث مقامی زمینداروں کو مشکلات پیدا ہو رہی ہے۔ گندم کی قیمتوں میں اضافے اور غذائی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقامی سطح پر پیداوار اور ضروریات کے درمیان فرق ہے۔ تربیت کے دوران انہوں نے زمینداروں اور کاشتکاروں پر زور دیا کہ وہ گندم کی کاشت فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاشتکار گندم کی کاشت ترک کر کے لہسن سمیت دیگر نقد آور فصلوں کی جانب راغب ہو رہے ہیں، جس سے گندم کی مجموعی پیداوار متاثر ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ گندم محض ایک فصل نہیں بلکہ ملکی غذائی تحفظ کا بنیادی ستون ہے۔ پاکستان اگر اپنی آبادی کی بنیادی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے گندم کی پیداوار میں بھی اضافہ نہیں کرتا تو مستقبل میں شدید بحران پیدا ہو سکتا ہے۔ زمینداروں کو چاہیے کہ وہ گندم کی کاشت کو ترجیح دیں، جدید طریقہ کاشت اپنائیں اور بروقت بیج اور کھاد کا استعمال یقینی بنائیں۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر انجینئر عائشہ زہری، ارباب ٹریننگ

بقیہ نمبر 2 صفحہ نمبر 6پر



قلات، ڈپٹی کمشنر انجینئر عائشہ زہری ارباب ٹریننگ کا معائنہ کر رہی ہیں

حکمران ہماری ریڈ لائن تک پہنچنے سے گریز کریں

جمعیت علماء اسلام

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان کے گھر کے اوپر ڈرون کیمروں سے فوٹیج بنانے اور میڈیا پہ پبلش کرنے کے خلاف ضلع چاغی کے صدر مقام تحصیل دالبندین میں جمعیت علماء اسلام ضلع چاغی کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد سے احتجاجی ریلی نکالی گئی جس کے بعد دالبندین پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا

جمعیت علماء اسلام کے کارکنان اپنے قائد کے تحفظ اور انکی عزت و حرمت کیلئے کٹ مرنے کو تیار ہیں، جمعیت علماء اسلام آئین کا وفادار ہے اور آئین کے تحت ملک میں رہنا چاہتی ہے، مولانا صالح محمد

دالبندین (اپنا این آئی) قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان کے گھر کے اوپر ڈرون کیمروں سے فوٹیج بنانے اور میڈیا پہ پبلش کرنے کے خلاف ضلع چاغی کے صدر مقام تحصیل دالبندین میں جمعیت علماء اسلام ضلع چاغی کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد سے احتجاجی ریلی نکالی گئی جس کے بعد دالبندین پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا ریلی سے احتجاجی خطاب کرتے ہوئے ضلع چاغی کے صدر مقام تحصیل دالبندین میں جمعیت علماء اسلام ضلع چاغی کے ضلعی امیر حضرت مولانا صالح محمد حقانی، ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا نجیب جان سنجرانی، تحصیل جنرل سیکرٹری مولانا نجیب اللہ کاکڑ، ضلعی ترجمان حافظ الیاس بزدگ، ضلعی مجلس معاون سالار حافظ الیاس بزدگ، نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام کے کارکنان اپنے قائد کے تحفظ اور انکی عزت و حرمت کیلئے کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ جمعیت علماء اسلام آئین کا وفادار ہے اور آئین کے تحت ملک میں رہنا چاہتی ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے سینئر رہنما سید محمد عاقل شاہ بخاری، ضلعی سیکرٹری اطلاعات و نشریات حاجی عبدالحمید زہری، ضلعی سیکرٹری مالیات حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور خارجہ حاجی عبدالرحمان، ضلعی سیکرٹری امور داخلہ حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور خزانہ حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور تعلیم حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور تجارت حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور صحت حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور زراعت حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور ثقافت حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور سیاحت حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور ماحولیات حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور توانائی حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور ٹرانسپورٹ حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور مواصلات حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور ریلوے حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور ہوابازی حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور بندرگاہ حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور خلائی تحقیق حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور ایٹمی توانائی حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور دفاع حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور داخلہ حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور خارجہ حاجی عبدالرحیم، ضلعی سیکرٹری امور تعلیم

عصر نیوز بیٹنگ 1

کاشفی ایجوکیشن ایوارڈ منصوبے میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں، اقربا پروری اور مالی بدعنوانی کے الزامات سامنے آ گئے ہیں۔ ایک سرکاری ادارے کے سربراہ نے اپنے عزیز، دوست اور کاروباری شراکت دار کو ایوارڈ کمیٹی کا رکن مقرر کیا، جس کے بعد اسی کمیٹی نے اس کی اپنی کمپنی کو ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ کمپنی ایوارڈ حاصل کرنے والے 29 منصوبوں میں سے 14 میں براہِ راست یا بالواسطہ شامل تھی۔ ان منصوبوں کی مجموعی لاگت 3 ارب 10 کروڑ روپے بنتی ہے۔ ان میں سے 9 منصوبے ایسے ہیں جن کی تکمیل کی تاریخ 2025 کے بعد کی ہے، مگر ان پر 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ ان 9 منصوبوں کی لاگت 2 ارب 40 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 5 منصوبوں کی تکمیل کی تاریخ 2027 ہے، مگر انہیں 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ ان 5 منصوبوں کی لاگت 1 ارب 80 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 4 منصوبوں کی تکمیل کی تاریخ 2028 ہے، مگر انہیں 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ ان 4 منصوبوں کی لاگت 1 ارب 60 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 3 منصوبوں کی تکمیل کی تاریخ 2029 ہے، مگر انہیں 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ ان 3 منصوبوں کی لاگت 1 ارب 20 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 2 منصوبوں کی تکمیل کی تاریخ 2030 ہے، مگر انہیں 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ ان 2 منصوبوں کی لاگت 80 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2031 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 40 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2032 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 20 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2033 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 10 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2034 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 5 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2035 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 2 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2036 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 1 کروڑ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2037 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 50 لاکھ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2038 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 25 لاکھ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2039 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 10 لاکھ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2040 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 5 لاکھ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2041 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 2 لاکھ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2042 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 1 لاکھ روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2043 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 50 ہزار روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2044 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 25 ہزار روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2045 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 10 ہزار روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2046 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 5 ہزار روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2047 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 2 ہزار روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2048 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 1 ہزار روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2049 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 500 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2050 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 250 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2051 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 100 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2052 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 50 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2053 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 25 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2054 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 10 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2055 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 5 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2056 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 2 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2057 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 1 روپے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2058 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 50 پیسے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2059 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 25 پیسے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2060 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 10 پیسے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2061 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 5 پیسے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2062 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 2 پیسے ہے۔ ان میں سے 1 منصوبے کی تکمیل کی تاریخ 2063 ہے، مگر اسے 2026 میں ہی ایوارڈ دے دیا گیا۔ اس منصوبے کی لاگت 1 پیسہ ہے۔

عصر نیوز بیٹنگ 2

قیام اور تشہیر کی مد میں کی گئی خصوصی مشاورتی نشستیں چاندی کے ورق سے ہے، مالی بیچ پر چرم مصنوعات کی بڑی قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لیے حکومت مرحلہ وار اقدامات کرنے جا رہی ہے، ملک میں قبول صدق کی شاندار ریہ وگرام منظور کیا ہے، ملک میں بس سے ایب سازمے سے ٹام 7 کروڑ افراد قبول کو لوگن سے قادمہ حاصل کیے، جبکہ اس مد میں تقریباً 28 روپے کی ریورٹ فرنچ کیے جا چکے ہیں، وزیر اعظم شہباز شریف نے پیر کے روز کہا کہ دنیا میں حلال کی تعیین آسان ہے یا نہیں کر سکتے، ظلے میں بے انتہی کے باعث ملکی منڈی میں بیرونی سرمایہ کاروں کی دلچسپی کم ہوئی ہے، وفاقی وزیر برائے نوآبادیات اور سرمایہ کاری کے مطابق ان اقدامات کا مقصد ملک میں معاشی استحکام کو یقینی بنانا اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنا ہے، ان کے مطابق مصنوعہ کے مطابق ان کے مطابق ان کے مطابق ان

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

17

18

19

20

21

22

23

24

25

26

27

28

29

30

31

32

33

34

35

36

37

38

39

40

41

42

43

نیتن یاہو کا آتشدان خطے میں ایوپوزیشن اتحاد کا جلد حکومتی کا عہد

اپوزیشن کے رہنماں نے عرب جماعتوں کے ساتھ اتحاد کی قیمت پر بدعنوانی الزامات کا سامنا کرنے والے نتن یاہو کی بھاری پارٹیوں کے ساتھ اتحاد کی تشکیل کو ترجیح دی ہے



وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار فراز بگٹی سے سابق گورنر بلوچستان جسٹس (ر) کامران یاسین خلی ملاقات کر رہے ہیں





ڈیجیٹل ذرائع حق خودارادیت کی تحریکوں کو بنانے کیلئے سٹیعمال کیے جارہے ہیں

انٹرنیٹ کی بندش، ڈیجیٹل گمرانی، سنسرشپ اور سخت میڈیا قوانین کے ذریعے انتظامی آوازوں کو خاموش اور زمینی حقائق کو مسخ کیا جاتا ہے، امانت علی

امانت علی کا مضمون انداز میں استعمال کرتے ہوئے حق خودارادیت کی جائز تحریکوں کو بدنام کرنے کیلئے استعمال کیا جارہا ہے، ایکنا لوجی کی بڑی عالمی کمپنیاں جیسے ایکنا لوجی، سنسرشپ اور ڈیجیٹل گمرانی میں ملوث ہیں۔ اقوام متحدہ میں پاکستان نے کہا ہے کہ ڈیجیٹل ذرائع کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کیلئے استعمال نہیں ہونا چاہیے

تفصیل صفحہ نمبر 38 کالم نمبر 5 ملاحظہ فرمائیں

کوئٹہ اور گردونواح میں موسم سرما کی پہلی بارش، موسم سرد اور خوش گوار ہوگیا

طویل خشک سالی کے بعد ہونے والی بارش سے عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، ریلوے ٹریک کا 2 گھنٹے تک ٹریفک معطل رہا

کوئٹہ (اے این این) کوئٹہ اور گردونواح میں موسم سرما کی پہلی بارش سے موسم خوش گوار اور سرد ہوگیا، جبکہ طویل خشک سالی کے بعد بارش برسنے پر شہریوں کے چہرے کھل اٹھے۔ بارش سے فضا میں معتدل موجود پیدائی ہوگئی جس کی آمد اور موسم میں خوشگوار تبدیلی کے باعث شہریوں نے ٹھنڈ کے سانس لیا، تعلیمی اداروں میں موسلا دھار بارش ہورہی ہے، جبکہ بارش کا سلسلہ آج بھی 24 گھنٹے تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ بارش کے باعث درجہ حرارت میں مزید کمی ہوگئی ہے، جس سے موسم مزید سرد ہوسکتا ہے۔ بارش سے بلوچستان کے مختلف اضلاع کوشدید فائدہ پہنچا ہے، جس سے موسم سرما کی پہلی بارش کا سلسلہ آج بھی جاری ہے، جس کے بعد سردی کی شدت میں اضافہ محسوس کیا جائے گا۔

تفصیل صفحہ نمبر 5 کالم نمبر 6 ملاحظہ فرمائیں

گورنمنٹ بوائز ہائی سیکنڈری اسکول اوتھل میں "اردو حروف کی پہچان اور جوڑ توڑ" تعلیمی سرگرمی کا انعقاد

ابتدائی خواندگی معیاری تعلیم کی بنیاد ہے، کھیل اور سرگرمی پر مبنی تدریس کا فروغ جاری رہے گا، پرنسپل سلیم مرید

اوتھل (یو این یو) کوگورنمنٹ بوائز ہائی سیکنڈری اسکول اوتھل میں طلبہ کی بنیادی خواندگی کو مضبوط بنانے اور انہیں حروف کی پہچان کے ساتھ ان کی درست ترتیب کے ذریعے آسان الفاظ بنانے کی عملی مشق کروانے کی غرض سے "اردو حروف کی پہچان اور جوڑ توڑ" کے عنوان سے ایک دلچسپ اور بامقصد تعلیمی سرگرمی کا انعقاد کیا گیا۔ سرگرمی کا بنیادی مقصد طلبہ کو اردو حروف تہجی کی درست شناخت، تلفظ، آوازوں اور حروف کے ملاپ سے الفاظ بنانے کی صلاحیت اور خود اعتمادی پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر طلبہ کو مختلف حروف دکھائے گئے اور انہیں حروف کی پہچان کے ساتھ ان کی درست ترتیب کے ذریعے آسان الفاظ بنانے کے عملی مشق کروائی گئی۔ طلبہ نے مختلف حروف کو ملا کر الفاظ تشکیل دینے میں بھرپور جوش و جذبہ کا مظاہرہ کیا۔ سرگرمی کا بنیادی مقصد طلبہ کو اردو حروف تہجی کی درست شناخت، تلفظ اور ان کے ملاپ سے الفاظ بنانے کی صلاحیت کو فروغ دینا تھا۔ اس سرگرمی میں طلبہ کو کتابی انداز سے ہٹ کر عملی طریقے سے سیکھنے کا موقع فراہم کیا گیا۔ اس موقع پر طلبہ نے بورڈ پر حروف لکھے اور ان کے ذریعے مختلف الفاظ بنائے۔ اس سرگرمی کے دوران طلبہ کے درمیان مقابلہ بھی کروایا گیا، جس میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا۔ اس موقع پر ہیڈ ماسٹر سلیم مرید نے کہا کہ ابتدائی جماعتوں میں بنیادی خواندگی کی مضبوطی ہی طلبہ کی آگے کی تعلیم کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی سرگرمیاں طلبہ کو پڑھائی سے بور نہیں ہونے دیتیں بلکہ ان کی سیکھنے کی صلاحیت کو بھی بڑھاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکول انتظامیہ مستقبل میں بھی اس طرح کی سرگرمیاں کرواتی رہے گی تاکہ طلبہ کی بنیاد مضبوط ہو۔

تفصیل صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 5 ملاحظہ فرمائیں

جعیت علماء اسلام ژوب کے امیدوار کی صوبائی انتخابات کمل منتخبہ جان تائی صوبائی معاون مقرر

جعیت علماء اسلام ضلع ژوب کے امیدوار کی صوبائی انتخابات کمل منتخبہ جان تائی صوبائی معاون مقرر

عوامی مسائل کے حل اور شہری سہولیات کی بہتری پر توجہ دی جائے، زرک مندوخیل

طویل خشک سالی کے بعد بارش سے شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، بلوچستان اسمبلی کے رکن کا مختلف علاقوں کا دورہ، مسائل سنے

زرک مندوخیل

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان اسمبلی کے رکن زرک مندوخیل نے کہا ہے کہ کوئٹہ اور گردونواح میں موسم سرما کی پہلی بارش طویل خشک سالی کے بعد خوش آئند ہے۔ بارش سے موسم خوش گوار ہوگیا ہے اور شہریوں کے چہروں پر خوشی لوٹ آئی ہے۔ قدرت کی اس نعمت پر شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ماحول کے تحفظ، صفائی ستھرائی اور شہری سہولیات کی بہتری کے لیے بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ یہ بارشیں نئے مختلف زندگی اور خوشحالی کا پیغام لے کر آئی ہیں، ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے۔ خصوصاً زراعت اور مویشی پالنے والے خاندانوں کے لیے بارش بہت اہم ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے حلقے کے مختلف علاقوں کے دورے کے دوران کیا۔ انہوں نے مختلف علاقوں کے مسائل بھی سنے اور ان کے حل کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ زرک مندوخیل نے کہا کہ کوئٹہ اور اس کے گردونواح میں موسم سرما کی پہلی بارش نے شہریوں کو مشکلات سے دوچار کر رکھا تھا۔ بارش سے ماحول میں خوشگوار تبدیلی آئی ہے اور امید ہے کہ اس سے خشک سالی کے اثرات بھی ختم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بحیثیت مجموعی ماحول دوست اقدامات کرنے ہوں گے، شجرکاری مہم کو فروغ دینا ہوگا اور پانی کے ضیاع کو روکنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اپنے حصے کا کام کرنا ہوگا۔ زرک مندوخیل نے کہا کہ کوئٹہ اور گردونواح میں سیوریج کا نظام بہت پرانا ہے، بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے بھی ہمیں اقدامات کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت کے ساتھ مل کر ہم شہر کے مختلف علاقوں میں نکاسی آب کے مسائل کے حل کے لیے کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے حلقے کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا ہے اور لوگوں کے مسائل سنے ہیں، ان کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے علاقوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ بھی ہے، اس کے حل کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے حلقے کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا ہے اور لوگوں کے مسائل سنے ہیں، ان کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے علاقوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ بھی ہے، اس کے حل کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں گے۔

تفصیل صفحہ نمبر 6 کالم نمبر 5 ملاحظہ فرمائیں

ادستہ محمد، میونسپل کارپوریشن کو دو ٹی مشینری فراہم، میئر میر مظفر خان جمالی نے افتتاح کردیا

شہری سہولیات کی بہتری اور صفائی کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا عزم

ادستہ محمد (اے این این) ضلع ادستہ محمد میں شہری سہولیات کی بہتری، صفائی ستھرائی کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور بلدیاتی اداروں کے فعال بنانے اور بلدیاتی اداروں کے استعداد کار میں اضافے کے لیے محکمہ لوکل گورنمنٹ بلوچستان کی جانب سے میونسپل کارپوریشن ادستہ محمد کو دو ٹی مشینری فراہم کردی گئیں۔ اس سلسلے میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں میئر میونسپل کارپوریشن میر مظفر خان جمالی نے میر اسفندیار جمالی کو شرکت میئر میونسپل کارپوریشن ادستہ محمد نواب زادہ سالار خان جمالی میئر ضلع کونسل ادستہ محمد سید پروین شاہ، ایڈمنسٹریٹر میونسپل کارپوریشن ادستہ محمد سید ذوالفقار علی شاہ، ڈپٹی کمشنر ادستہ محمد عبدالحمید زہری، ایس ایس پی ادستہ محمد ڈاکٹر فرحان انور کھرل، ایکسین ادستہ محمد انجینئر عبدالرحمان، ایکسین ادستہ محمد انجینئر عبدالرحمان، ایکسین ادستہ محمد انجینئر عبدالرحمان